18898

۲/۲۶

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۰۵۳/۴۲
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

محترم مفتیان کرام

بندہ ایزی پیسہ اکاونٹ استعمال کرتا ہے جس میں کمپنی کی جانب سے مختلف قسم کی انعامات ملتے رہتے براہ کرم اسکے بارے میں وضاحت فرما دیجئے کہ یہ سود کے زمرے میں آتے ہیں یا نہیں؟

میسجز مندرجہ ذیل نوعیت کے ہوتے ہیں

(1) اکاونٹ میں پورا دن ہزار کا بیلنس رکھنے پر 50 مفت منٹس

(2) پہلی دفعہ اکاونٹ کھولنے پر 100 روپے کا انعامی رقم پائیں۔

(3) اکاونٹ میں مثلاً 11 دسمبر سے 13 دسمبر تک ہزار کا بیلنس رکھنے پر بذریعہ قرعہ اندازی 10000 کا انعامی رقم پائیں

(4) آج کے دن کسی بھی ٹرانزیکشن اور لوڈ کرنے پر 200 روپے کا انعامی رقم پائیں ۔

براہ کرم ہر ایک قسم کا حکم بیان فرما دیجئے۔

سائل حبیب اللہ ساکن ضلع مردان، رستم، خیبر پختونخواہ

فون نمبر = 0340-9078137

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

وضاحت: سوال نمبر 2 میں مستفتی (کسٹمر) اور ایزی پیسہ کال سنٹر سے لی گئی معلومات درج ذیل ہیں۔ پہلی دفعہ اکاؤنٹ کھولنے پر کمپنی

جاری ہے---

Scanned by CamScanner

کی طرف سے کسٹمر کو ۱۰۰ روپے انعامی رقم ملتی ہے اس رقم
کے مصارف درج ذیل ہیں۔ کسٹمر اس رقم کو نوٹ کی صورت نکال
سکتا ہے اور کسی دوسرے آدمی کو بھیج سکتا ہے اور بل جمع کرا سکتا
ہے اور کسی اپنے یا دوسرے کے موبائل میں لوڈ کر سکتا ہے
مذکورہ سہولیات حاصل کرنے کیلیے اکاؤنٹ میں کچھ بھی
رقم جمع کرنا ضروری نہیں ہے مفت میں یہ انعامی رقم استعمال
کی جا سکتی ہے۔

سوال نمبر 4 میں مستفتی (کسٹمر) اور ایزی پیسہ کال سنٹر سے لی گئی معلومات
ایزی پیسہ اکاؤنٹ سے کسی خاص دن ٹرانزیکشن (کسٹمر
کا اکاؤنٹ سے دوسرے کو پیسہ بھیجنا) یا لوڈ کرنے پر کمپنی
کی طرف سے مذکورہ کسٹمر کو ۲۰۰ روپے انعامی رقم ملتی ہے
اس رقم کو کسٹمر نوٹ کی صورت میں نکال سکتا ہے۔

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱،۳)۔۔۔واضح رہے کہ ایزی پیسہ موبائل اکاؤنٹ میں جو رقم رکھی جاتی ہے اس کی شرعی حیثیت قرض کی ہوتی ہے یعنی کمپنی مقروض اور اکاؤنٹ ہولڈر قرض دینے والا ہوتا ہے اور قرض پر کسی قسم کا مشروط نفع سود شمار ہوتا ہے لہذا سوال میں ذکر کردہ پہلی اور تیسری صورت میں اکاؤنٹ میں مخصوص رقم (1000روپے) باقی رکھنے کی شرط پر کمپنی کی طرف سے کسٹمر کو مختلف قسم کے منافع، سہولیات (50منٹ، 50میسج، 10000روپے وغیرہ) مفت، یاکم قیمت پر، یابذریعہ قرعہ اندازی مہیا کرنا قرض پر مشروط نفع ہونے کی وجہ سے سود شمار ہوگا اور سود شرعاً حرام اور ناجائز ہے لہذا کسٹمر کیلئے مذکورہ منافع اور سہولیات حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔ (مستفاد من التبویب: ۲۲/۱۹۷۷)

البتہ اگر کمپنی مذکورہ ایک ہزار روپے بطور اجرت وصول کرے یعنی بطور قرض نہ ہو اور کمپنی اس اجرت کے عوض میں کسٹمر کو مختلف سہولتیں دیں تو وہ جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔

بحوث في قضايا فقهية معاصرة– القاضي محمد تقي العثماني (ص: ٢٨٥)

لأن عقد القرض يعتمد على أمرين:الأمر الأول: أن يعطي المال إلى أحد ويؤذن له بصرفه لصالحه، بشرط أن يرد مثله إلى المقرض متى طلب منه ذلك.والأمر الثاني: أن يكون المال المدفوع مضمونا على المستقرض.

مجلة مجمع الفقه الإسلامي (٢/ ١٣٢٩٩)

كما تحرم أيضًا السندات ذات الجوائز باعتبارها قروضًا اشترط فيها نفع أو زيادة بالنسبة لمجموع المقرضين، أو لبعضهم لا على التعيين، فضلًا عن شبهة القمار.

كتاب المعايير (ص: ٤٩)

مستند التفصيل بين أصل القروض وفوائدها أن عقود القرض في ذاتها صحيحة لكن التحريم هو للفوائد المشترطة عليها، وهذا مذهب الحنفية القائلين بتصحيح العقد وإلغاء الشرط الربوي.

مجلة مجمع الفقه الإسلامي (٢/ ١٦٤٢١)

هي الشهادات ذات الجوائز التي لا تعطي ربحا محددا كل سنة ، ولكنها خصصت جوائز نقدية لأصحابها حسب القرعة. وهذه الفئة تدخل في القرض المشروط بمنفعة محددة تكيف على أن ما يرد هو القرض ومايخصص للجوائز هي جزء من الفوائد المخصصة لرأس المال في مقابل إبقائه فترة زمنية محددة.

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (٧/ ٣٩٥)

(وأما) الذي يرجع إلى نفس القرض: فهو أن لا يكون فيه جر منفعة، فإن كان لم يجز،. . .ولأن الزيادة المشروطة تشبه الربا؛ لأنها فضل لا يقابله عوض، والتحرز عن حقيقة الربا، وعن شبهة الربا واجب هذا إذا كانت الزيادة مشروطة في القرض.

(۲)۔۔۔سوال میں درج ایزی پیسہ کال سینٹر اور کسٹمر سے لی گئی معلومات کے مطابق ایزی پیسہ اکاؤنٹ کھولنے پر کمپنی کی طرف سے کسٹمر کو جو 100 روپے انعامی رقم ملتی ہے اس کو استعمال میں لانے کیلئے (نوٹ کی صورت میں نکالنا، اوڈ کرنا، بل جمع کرانا) کمپنی کسی قسم کی شرط عائد نہیں کرتی اور نہ ہی کچھ رقم اکاؤنٹ میں جمع کرنے کی شرط ہوتی ہے بلکہ اکاؤنٹ کھلواتے ہی یہ سہولیات مہیا ہوتی ہیں لہذا اگر یہ معلومات درست ہوں تو اس صورت میں کمپنی کی طرف سے دی جانے والی رقم کا استعمال جائز ہے کیونکہ یہ کمپنی کی طرف سے نئے کسٹمر کیلئے انعام ہے۔

الموسوعة الفقهية الكويتية (٢٧/ ٣٥٨)

الهبة لغة : العطية الخالية عن الأعواض والأغراض .وفي الكليات : الهبة معناها إيصال الشيء إلى الغير بما ينفعه ، سواء كان مالا أو غير مال ، ويقال :وهب له مالا وهبا وهبة ، ووهب الله فلانا ولدا صالحا . والهبة اصطلاحا :هي تمليك العين بلا شرط العوض.

دار الافتاء

درر الحكام في شرح مجلة الأحكام (٢/ ٣٩٥)

سببها وهو قصد الواهب عمل الخير وهذا الخير إما أن يكون ثوابا دنيويا كالعوض والثناء أو دفع شر الموهوب له (الطحطاوي) وإما أن يكون ثوابا أخرويا كالنعيم المخلد وهذا إذا حسنت نية الواهب.

(۴)۔۔۔ایزی پیسہ اکاؤنٹ سے کسی خاص ون ٹرانزکشن (کسٹمر کا اکاؤنٹ سے کسی دوسرے کو رقم بھیجنا) کرنے یا ایزی لوڈ کرنے پر کمپنی کی طرف سے جو 200 روپے انعامی رقم ملتی ہے شرعاً اس رقم کو استعمال میں لانا جائز ہے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ انعامی رقم اگر اکاؤنٹ سے رقم منتقل کرنے پر کسٹمر کو ملتی ہو اور یہ رقم ملنا کسی قرض کے ساتھ مشروط نہ ہو اور یہ رقم محض کاروباری تعلق کی بنیاد پر رقم بھیجنے پر ملتی ہو تو اس کی حیثیت انعام کی ہوگی، لہذا اس رقم کا استعمال کرنا جائز ہے۔

اور اگر انعامی رقم کسٹمر کو ایزی پیسہ اکاؤنٹ سے کسی دوسرے آدمی کے موبائل میں یا خود اپنے موبائل میں ایزی لوڈ کرنے پر ملتی ہو تو اس کی شرعی حیثیت اجارہ کی ہے کیونکہ کمپنی اکاؤنٹ کی رقم کے بدلے میں ایک مخصوص مدت کیلئے کسٹمر کو اپنے نیٹ ورک سے کال میسج وغیرہ کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے جس سے کسٹمر اور کمپنی کے درمیان اجارہ کا عقد منعقد ہو

جاری ہے۔۔۔

Scanned by CamScanner

جاتا ہے اب اس صورت میں ایزی لوڈ کرنے پر کمپنی کی طرف سے جو رقم (200روپے) ملتی ہے تو یہ کسٹمر کو کمپنی سے اجارہ کرنے پر ملتی ہے جس کی حیثیت انعام اور حط اجرت یا سقوط اجرت کی ہے لہذا اس رقم کا حاصل کرنا جائز ہے۔
(مستفاد از التبویب تحریف: ۲۰۱۳/۵۹)

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (٥/ ٢٣٤)

وكذا يجوز التصرف في القرض قبل القبض...

كتاب المعايير (ص: ٧٩)

يشترط لصحة عقد الإجارة التي تقع على شيء معين أن يسبق العقد تملك العين المراد إجارتها، أو تملك منفعتها... يجوز لمن استأجر عينا أن يؤجرها لغير المالك بمثل الأجرة أو بأقل أو بأكثر بأجرة حالة أو مؤجلة (وهو ما يسمى التأجير من الباطن) ما لم يشترط عليه المالك الامتناع عن الإيجار للغير أو الحصول على موافقة منه

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (٦ / ٢٨)

(وله السكنى بنفسه وإسكان غيره بإجارة وغيرها) وكذا كل ما لا يختلف بالمستعمل يبطل التقييد؛ لأنه غير مفيد، بخلاف ما يختلف به كما سيجي.

فقه البيوع الجزء الثاني (٧٥٦)

التحويل المصرفي :والطريق الثالث لارسال النقودهوالتحويل المصرفي وطريقه ان المرسل له رصيد في بنك الف مثلاً،فيطلب من ذلك البنك ان يرسل مبلغاًمن ذلك الرصيد الي بنك ب في بلد المرسل اليه ، ويقيد ذلك المبلغ في حسابه .فان كان المبلغ المطلوب ارساله بنفس العملة التي فيها رصيد للمرسل ،فان تكييفه ان البنك الف مديون للمرسل ،فيامرمديونه ان يؤدي دينه (بقدر المبلغ المطلوب ارساله) المرسل اليه بتقييد ذلك المبلغ في حسابه لدي البنك ب .وما يتقاضي عليه البنك من العموله فهو مقابل الاعمال الادارية التي يقوم بها من اجل هذا الرحويل.......... والله سبحانه تعالی اعلم

عزیر احمد
عُزیر احمد
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۹/جمادی الثانیۃ/۱۴۴۰ھ
25/فروری/2019ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ لہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۹/جمادی الثانیۃ/۱۴۴۰ھ
25/فروری/2019ء

دار الافتاء
مفتی

الجواب صحیح

الجواب صحیح
۱۴۴۰/۶/۱۸ھ

الجواب صحیح
۱۴۴۰/۶/۱۹ھ

الجواب صحیح
۱۴۴۰/۶/۱۹ھ